★ امام بخاریؒ کے مزار پر مولانا عبدالحق کے لئے تعزیتی تقریب

★ شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان کو صدمہ

افکار و تأثرات

قارئین بنام مدیر

امام بخاری کے مزار پر بخاری دوران مولانا عبدالحق کے لئے تعزیتی مجلس

محترم! آپ کو معلوم ہی ہے کہ احقر اور مولانا محمد یوسف قریشی روس کے مسلمانوں کی دعوت پر ۱۱ ستمبر ۱۹۸۸ء کو تاشقند، بخارا، سمرقند اور خرتنگ وغیرہ کے تبلیغی دورے پر گئے تھے۔ وہاں پر بہت سے اسلامی مراکز اور عبادت گاہیں جن سے ہمارا تابناک ماضی وابستہ ہے کو دیکھ کر کوئی بھی درد دل رکھنے والا مسلمان آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا جہاں سے پوری امت مسلمہ کی راہ نمائی اور دینی تربیت ہوئی تھی اور جہاں سے اہل اسلام اپنے سینوں کو منور کرتے تھے۔ آج وہ مراکز اسلام کس مپرسی کے عالم میں اپنے ہر ایک زائر سے ملتجانہ انداز میں مسلمانوں کے انتشار و افتراق اور اختلافات کی دلدل میں پھنس کر اپنے اصل مقاصد اور اہداف سے انحراف پر نوحہ کناں ہیں۔

تاشقند میں ظہر کی نماز کے بعد مسجد زین الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر فاتحہ خوانی ہوئی اور عصر کی نماز اسی شہر کی ایک دوسری مسجد، مسجد خواجہ علمبردار میں ادا کی۔ یہاں جب پہنچے تو ہیبت سے کلیجہ منہ کو آرہا تھا۔ پتہ نہیں کیا سبب ہے؟

استفسار کرنے پر پتہ چلا کہ یہاں پر اسلام کی اولو العزم شخصیت اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ صحابی رسولؐ مدفون ہیں۔ یہ صحابی مدینہ منورہ سے تبلیغ اسلام کے لئے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے۔ علم اسلام ان کے ہاتھ میں تھا تو اسی نسبت کے حوالے سے علمبردار کے نام گرامی سے مشہور ہو گئے۔

احقر جس مزار پر بھی حاضر ہوا تو علم اور اشاعت اسلام کی نسبت اور حوالے سے بابا و کعبہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نظروں کے سامنے رہتے اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھ جاتے۔ حضرت ابوبکر قفالؒ مصنف کتاب اصول الشاشی کا مزار ہو یا ثم زاد رسول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے برادر محترم کا مرقد، مگر ان لمحات کو احقر زندگی بھر نہیں بھلا سکتا جس وقت خرتنگ میں حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مرقد مبارک پر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لئے فاتحہ خوانی ہوئی۔ اس وقت سمرقند، بخارا اور خرتنگ کے علماء کرام اور دانشور حضرت شیخ الحدیثؒ کی فاتحہ خوانی میں شریک تھے۔ احقر نے اپنے بیان میں مختصر الفاظ میں حضرت شیخ الحدیثؒ کا تعا ف

کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے اپنی ساری عمر بخاری شریف کے درس و تدریس میں گذاری۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر روحانی فرزند تھے۔ اسی نسبت اور حوالے سے سمرقند بخارا اور خرتنگ کے علماء کرام اور ہم سب نے آپ کی تعزیت حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کی۔ کیونکہ آپ کے جلیل القدر روحانی فرزند اور جانشین کی تعزیت اور کس سے کی جاتی؟

مزار حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر سمرقند کے مفتی اعظم شیخ مصطفےٰ اور مسجد امام بخاری میں منعقدہ تعزیتی میں فاتحہ خوانی اور تعزیتی کلمات خرتنگ کی ممتاز ترین شخصیت شیخ عثمان خطیب و امام مسجد حضرت امام بخاری نے فرمائی۔ احقر کو یہ سعادت میسر رہی ہے کہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ سے سفر و حضر میں انتہائی قربت رہی ہے آپ جب کبھی بھی حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک لیتے تو آپ کا سر اور نظریں ادب و احترام کی وجہ سے جھک جاتیں۔ آپ بخاری کا نام انتہائی ادب و احترام کے ساتھ لیتے۔ اس سے اندازہ ہوتا کہ آپ کو کتنی محبت اور عقیدت اور تعلق خاطر تھا۔ حضرت امام بخاری سے اسی نسبت سے احقر نے اہلیان خرتنگ کی طرف سے دئیے گئے ظہرانے کے بعد پھر مرقد امام بخاری پر حاضر ہوا اور حضرت امام سے حضرت شیخ کی تعزیت کر کے سمرقند کے لئے رخصت ہوا۔

اسی طرح اس سفر میں تمام مراکز اسلام اور مزارات صحابہؓ اور بزرگان دین پر حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے لئے فاتحہ خوانی ہوئی۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ پر احقر نے چند سطور یادداشتیں اور مشاہدات اور مشاہدات کے عنوان سے لکھی ہیں جو انشاء اللہ عنقریب قومی اخبارات میں چھپ جائیں گی۔

امید ہے کہ آپ کے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ طویل سمع خراشی پر معافی کا خواستگار ہوں۔ والسلام

حقیر۔ اشرف علی قریشی خادم جامعہ اشرفیہ پشاور۔

مولانا محمد سرفراز خان اور مولانا زاہد الراشدی کو صدمہ

شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر کی اہلیہ محترمہ اور جمعیت علماء اسلام پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی کی والدہ مکرمہ کا گذشتہ روز انتقال ہو گیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی عمر ساٹھ برس سے زائد تھی۔ اور وہ کچھ عرصہ سے ذیابیطس اور ہائی بلڈ پریشر کی مریضہ تھیں۔ دو ہفتہ سے ان کی طبیعت زیادہ خراب تھی چنانچہ انہیں شیخ زاید ہسپتال لاہور میں داخل کرا دیا گیا مگر وہ تین چار روز بیہوش رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔

ان کی نماز جنازہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ میں مولانا محمد سرفراز خان صفدر نے پڑھائی جس میں ممتاز علماء کرام، سیاسی راہ نماؤں، سماجی شخصیات اور جماعتی کارکنوں کے علاوہ ہزاروں شہریوں نے شرکت کی۔ اور نماز جنازہ کے بعد مقامی قبرستان میں انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔